فوٹو کا مسئلہ

"میرے ایک فوٹوگرافر دوست کا خیال ہے کہ اسلام نے تصویر کے متعلق جو امتناعی حکم دیا ہے وہ فوٹو پر عائد نہیں ہوتا، بالخصوص جب کہ فحش منظر کا فوٹو نہ لیا جائے۔ کیا اس حد کو قائم رکھتے ہوئے فوٹو گرافی کو پیشہ بنایا جا سکتا ہے؟ قومی لیڈروں، جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں لینے میں کیا حرج ہے؟"

فوٹو کے متعلق اصولی بات یہ سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام جاندار چیزوں کی مستقل شبیہ محفوظ کرنے کو بالعموم روکنا چاہتا ہے کیونکہ انسانی تاریخ کا طویل تجربہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ چیز اکثر فتنہ کی موجب بنی ہے۔ اب چونکہ اصل فتنہ صورت کا محفوظ ہونا ہے لہٰذا اس سے بحث نہیں کی جائے گی کہ اس کو کس طریقہ سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ طریقہ خواہ سنگ تراشی ہو یا موقلم یا عکاسی یا اور کوئی جو آئندہ ایجاد ہو، بہر حال وہ ناجائز ہی رہے گا کیونکہ یہ سارے طریقے اصل فتنہ کا سبب بننے میں یکساں ہیں۔ پس فوٹوگرافی اور مصوری میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور ممانعت چونکہ جاندار اشیاء کی تصویروں کی ہے، اس لیے تمام تصویریں حرام رہیں گی، خواہ وہ فحش ہوں یا غیر فحش۔ البتہ فحش تصویریں ایک وجہ حرمت کی اور بڑھ جاتی ہے۔ اس عام حکم کے اندر اگر کوئی استثناء ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ جہاں تصویر لینے کا کوئی حقیقی تمدنی فائدہ ہو اور ایسا کرنا کسی بڑی تمدنی مصلحت کے لیے ناگزیر ہو تو صرف اس غرض کو پورا کرنے کی حد تک یہ فعل جائز ہو گا۔ مثلاً پاسپورٹ، پولیس کا مجرموں کی شناخت کے لیے تصویریں محفوظ کرنا، اور ڈاکٹروں کا علاج کے لیے یا فن طب کی تعلیم کے لیے مریضوں کی تصویریں لینا۔ نیز فن جنگ میں جہاں فوٹوگرافی کا استعمال جنگی کارروائیوں کے لیے ... یہ سب اس حکم عام سے مستثنیٰ قرار پائے گا، بشرطیکہ وہ غرض جس کے لیے اس استثناء سے فائدہ اُٹھایا جا رہا ہو، بجائے خود حلال ہو۔ لیکن لیڈروں کی تصویریں، جلسوں اور جلوسوں کی تصویریں، یہ سب قطعی ناجائز ہیں۔ خصوصاً لیڈروں کی تصویریں تو اس خطرہ سے بہت قریب پہنچا دیتی ہیں جس کی وجہ سے تصویر کو حرام قرار دیا گیا ہے، ... کہ

اجلاس میں گاندھی جی کا بادن فٹ لمبا فوٹو اور پولینڈ پر روسی قبضہ کے بعد ہی اسٹالین کی تصویروں کا پولینڈ کے ایک ایک گاؤں میں درآمد کیا جانا اور جرمن سپاہیوں کا ہٹلر کی تصویر کو سینے سے لگائے پھرنا اور ہسپتال میں مرتے وقت اس کی تصویر کو آنکھوں سے لگا کر جان دینا، سینما میں بادشاہ کی تصویر سامنے آتے ہی لوگوں کا کھڑا ہو جانا، سکوں پر بادشاہ کی تصویر کا بطور علامت حاکمیت ثبت کیا جانا، یہ سب بت پرستی کی جڑیں ہیں، اور اسی لیے اسلام نے تصویر کو حرام کیا ہے کہ انسان کے دل و دماغ پر خدا کے سوا دوسرے کی کبریائی کا نقش قائم نہ ہونے پائے۔ میں تو چھوٹے بچوں کی تصویریں لینے کو بھی اسی لیے حرام سمجھتا ہوں کہ معلوم نہیں ان بچوں میں آگے چل کر کس کو خدا بنا لیا جائے اور اس کی تصویر فتنہ کی موجب بن جائے۔ کنھیا جی کی بچپن کی تصویر آج تک پُج رہی ہے۔ لہٰذا آپ اپنے دوست کو سمجھا دیجیے کہ ان کا پیشہ شریعت کے نقطۂ نظر سے جائز نہیں ہے۔ اگر وہ خدا کا خوف رکھتے ہیں تو بتدریج اس پیشہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا ذریعۂ معاش تلاش کریں۔

"انٹرنس کے امتحان میں پرائیویٹ طالب علم کی حیثیت میں شرکت امتحان کے لیے درخواست کے ہمراہ فوٹو ارسال کرنا لازمی ہے۔ پھر کیا ایسی صورت میں فوٹو کھنچوانا جائز ہے؟ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب سابق صدر جمعیت العلماء نے اس صورت کو جائز فرمایا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ فعل جائز کیونکر ہو سکتا ہے؟"

اس معاملہ میں مجھے مولانا کفایت اللہ صاحب کے فتوے سے اتفاق ہے۔ فوٹو کھنچوانا اگرچہ ناجائز ہے لیکن جہاں کسی حقیقی تمدنی نقصان سے بچنے یا کسی حقیقی تمدنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے فوٹو کا استعمال ناگزیر ہو وہاں صرف اس ضرورت کی حد تک ایسا کرنا جائز ہے۔ امتحانات کے سلسلہ میں چونکہ بہ تجربہ ہوا ہے کہ بہت سے لوگ دھوکا دے کر کسی دوسرے شخص کو اپنے بجائے امتحان دینے کے لیے بھیج دیتے ہیں، اس لیے